سوال

(388)شادی کے بعد بیوی سے قطع تعلقی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی شادی کے چند سال بعد اپنی بیوی سے ناراض ہوکر کہتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ازدواجی تعلقات نہیں رکھنا چاہتا مگر تمہارے ہر قسم کے اخراجات پورے کرتا رہوں گا، یہ میرا عمر بھر کا فیصلہ ہے، اس بات کو دس سال سے زیادہ عرصہ گزرچکا ہے، کیا ایسا کرنے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے شادی کے بندھن کو اپنی معرفت کی ایک نشانی قرار دیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: (ترجمہ) ''اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری جنس سے بیویاں بنائیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت اور الفت پیدا کردی، یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں۔ [1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیویوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی خاص تلقین فرمائی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورتوں کے ساتھ خیر وبھلائی سے پیش آؤ۔'' [2] نیز فرمایا: ''کوئی مومن شوہر اپنی اہل ایمان بیوی سے بغض نہ رکھے، اگر اس کی کوئی ایک عادت اسے ناپسند ہے تو کوئی دوسری عادت پسند بھی ہے۔'' [3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیویوں کے ساتھ اچھے برتاؤ کو انسان کے بہتر ایمان کی علامت قرار دیا ہے، آپ نے فرمایا: ''مومنوں میں سے کامل ایمان والا شخص وہ ہے جو اچھے اخلاق والا اور اپنے گھر والوں کے ساتھ زیادہ مہربان ہو۔'' [4]

بیوی کو بھی تلقین فرمائی کہ وہ اپنے خاوند کی اطاعت گزار اور فرمانبردار رہے، فرمان نبوی ہے: ''جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا شوہر اس سے خوش تھا تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔'' [5]

صورت مسؤلہ میں بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کے ساتھ رویے پر نظر ثانی کرے، آخر معاملہ اس حد تک کیوں پہنچا ہے، شریعت اس صورت حال کو قطعاً پسند نہیں کرتی کہ خاوند اپنی بیوی سے اس حد تک لاتعلق ہے۔ بہر حال اس لاتعلقی سے طلاق واقع نہیں ہوگی، جب تک خاوند خود طلاق نہ دے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]الروم : ۲۱۔

[2] صحیح بخاری، النکاح : ۵۱۸۶۔

[3] صحیح مسلم، الرضاع : ۳۶۴۳۔

[4]سنن الترمذی، الایمان : ۲۶۱۲۔

[5]سنن الترمذی، الرضاع : ۱۱۶۱۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:343

محدث فتویٰ